مرض سے قبر تک

01-February-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صرف کروں گا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **فرمایا: یہ تمہاری فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گُناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔** (تِرمذی، ۴/۲۰۷ حدیث: ۲۴۶۵)

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عیادت فرمائی

حضرتِ سَیِّدُنا حصین بن وَحوَح انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو اُمَّت کے غمخوار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے، حالانکہ سردی کا موسم تھا اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، واپسی پر حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر والوں سے فرمایا کہ اب ان کا آخری وقت معلوم ہوتا ہے، مجھے خبر کر دینا کہ میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھوں اور ان کی تجہیز (دفن کیلئے تیار کرنے) میں جلدی کرنا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ۔۔۔معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

محلہ بنی سالم تک پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رات شروع ہونے پر اپنے گھر والوں کو وَصِیَّت (Will) کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ بُلانا، مجھے غیر مسلموں سے اندیشہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو میرے سبب سے کوئی تکلیف نہ پہنچا دیں، ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ مبارک پر تشریف لائے، صحابۂ کرام نے صف بنائی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی: اے اللہ پاک! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ مسکراتے ہوں۔ (المعجم الکبیر، ۴/۲۸، حدیث: ۳۵۵۴، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے غمخوار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سخت سردی کے باوجود اپنے پیارے صحابی حضرت طلحہ بن براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی قبر پر جا کر ان کیلئے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم اس پیاری سُنَّت کی ادائیگی میں بھی سُستی کا شکار نظر آتے ہیں، دُنیاوی مال و دولت کے حُصول میں مگن ہو کر ہم یہ بُھول گئے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان آپس کے دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان اپنے بیمار، تنگدست و پریشان حال بھائی کی مدد کرنے والا ہوتا ہے۔ آج ہماری حالت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ سگے بہن بھائیوں میں مَحبَّت ختم ہوتی جارہی ہے، بھائی بسترِ مرگ پر آخری سانسیں لے رہا ہوتا ہے اور دوسرا بھائی پُرانے لڑائی جھگڑوں کو بنیاد بنا کر آخری بار اس سے ملنے تک نہیں جاتا، پہلے ہوتا تھا کہ کسی وجہ سے دو میں لڑائی ہو گئی تو تیسرا نرمی سے سمجھا دیتا تھا، چھڑا دیتا تھا مگر بدقسمتی سے سوشل میڈیا کے اِس دور میں اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ دو لڑ رہے ہوں تو تیسرا ویڈیو بنا رہا ہوتا ہے، کسی کا ایکسیڈینٹ (Accident) ہو جائے تو اس کو ہسپتال لے جانے والا کوئی نہیں ہوتا بلکہ بدقسمتی سے گھٹیا ذہنیت کے مالک نادان اُس مریض کا سامان مثلاً موبائل، رقم، زیورات لُوٹنے کے چکر میں ہوتے ہیں، کاروباری مصروفیات کے باعث

www.dawateislami.net

ہمارے پاس کسی کی عیادت کیلئے وقت نہیں، حالانکہ مریض کے گھر جاکر عیادت کرنا، اس کی دلجوئی کیلئے اس کے پاس بیٹھنا، اس کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے توبہ واستغفار کی ترغیب دلانا اور اس کی صحت کیلئے دعا کرنا باعثِ اجروثواب ہے۔

تُو سارے مریضوں کو اللہ شفا دیدے — اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے

افسوس مرض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا — دے دیجے شفا عرض اے سرکار مدینہ ہے

(وسائل بخشش مرمم، ۴۹۴، ۴۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے ہمیں حُسنِ اخلاق کا درس دیتے ہوئے مریض کی دِلجوئی اور اس کی غمخواری کیلئے اس کی عیادت کا حکم دیا ہے اور اس کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ مریض کی تیمارداری (یعنی عِیادت) سے اس کی تکلیف کم تو نہیں ہوتی مگر اس کا دل ضرور خوش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ اسپتالوں میں، گھروں میں موجود مریضوں کی عیادت کیلئے بھی جانا چاہئے کہ بعض اوقات اسپتالوں میں ایسے دُکھیارے مریض بھی ہوتے ہیں جن کی خبر لینے والا کوئی نہیں ہوتا اور وہ بے چارے حسرت بھری نگاہوں سے دوسروں کو دیکھتے ہیں اور زبانِ حال سے گویا یہ کہہ رہے ہوتے ہیں، اے کاش! کوئی ہماری عیادت کیلئے بھی آتا اور ہمارا حال دریافت کرتا۔ کاش! کوئی ہمارے ساتھ بھی ہمدردی سے پیش آتا۔ کاش کوئی ہماری صحتیابی کیلئے بھی دعائیں کرتا۔ ایسے موقع پر یا جب بھی وقت ملے تو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایک دن مقرر (Fixed) کرکے ان مریضوں کی عیادت بھی کرنی چاہئے کہ اس سے **مدنی انعام نمبر 53** پر بھی عمل ہو جائے گا کہ **"کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سنّت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس**

www.dawateislami.net

کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) **پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟** آیئے! مریض کی عیادت پر مشتمل (2) فرامین **مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور اخلاص کے ساتھ عمل کی نِیَّت بھی کیجئے۔ چنانچہ

- ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ پاک کی رِضا کیلئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک پُکارنے والا اسے مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ۔۔۔الخ، ۳/۴۰۵، حدیث:۲۰۱۵)
- ارشاد فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی اللہ کریم اس پر پچھتر ہزار (75,000) ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور اس کے ہر قدم اُٹھانے پر اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بُلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔ (الترغیب و الترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ۔۔۔الخ، ۴/رقم ۱۳، ص ۱۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مُسلمان کی عیادت کرنا کس قدر باعثِ فضیلت ہے کہ فرشتہ **مریض کی عیادت** کرنے والے خوش نصیب کو جنت میں ٹھکانے کی خوشخبری دیتا ہے۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے پر **75 ہزار ملائکہ** (یعنی فرشتے) سایۂ رحمت کرتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے کے ہر قدم پر اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ لہٰذا جب کسی بیمار کی عیادت کیلئے جانا ہو تو خیریت پوچھنے کیلئے خندہ پیشانی کیساتھ انتہائی شفقت بھرا لہجہ اختیار کریں اور اس کی صحت یابی کیلئے دعا بھی کریں کہ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن

عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اُمّت کے غمخوار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: **لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی**۔ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ۔۔۔ الخ، ۲/۵۰۵، حدیث: ۳۶۱۶)

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر   یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اصل آفت تو ہے ناراضی ربِّ اکبر   اس کو کیوں بھول کے برباد ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مریض کی عیادت کرتے وقت فی زمانہ ایسا ماحول بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عیادت کیلئے آنے والے مریض کی دِلجوئی کرنے کے بجائے اس کی پریشانی اور دِل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات مریض کی عیادت کیلئے ایک ساتھ کئی افراد پہنچ جاتے ہیں اور اس کے سر پر کھڑے ہو کر طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں، بِلاوجہ بیماری کی تفصیل پوچھتے ہیں، بسا اوقات تو مریض سے اِس طرح کے سوالات پوچھے جاتے ہیں کہ جواب میں مریض بیچارہ شاید **جھوٹ** بھی بول دیتا ہو گا، جی ہاں! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کی پیشِ نظر اپنے رِسالے "**بیمار عابد**" میں اِس کو بیان فرمایا ہے: آیئے! ہم بھی توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں تاکہ ہم بھی اگر کسی **مریض کی عیادت** کرنے والی سُنّتِ عظیمہ پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کریں تو **مریض کو جھوٹ بولنے** کی آفت میں مبتلا کرنے کا سبب نہ بنیں اور خود مریض کو بھی چاہیے کہ جھوٹ سے کام لینے کے بجائے سچ کا دامن تھامے رہے۔ بسا اوقات جب مریض سے پوچھا جاتا ہے: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو طبیعت ناساز ہونے کے باوجود اس طرح کے

جوابات ملتے ہیں :{۱} ٹھیک ہوں {۲} بہت ٹھیک ہوں {۳} بالکل ٹھیک ہوں {۴} طبیعت فرسٹ کلاس ہے {۵} اے ون طبیعت ہے {۶} کسی قسم کی تکلیف نہیں {۷} مزے میں ہوں {۸} ذرّہ برابر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے {۹} ایک دَم فِٹ ہوں۔ اس موقع پر اس طرح کے جوابات جھوٹ میں شمار ہوتے ہیں۔

بسا اوقات عیادت کرنے والے **طِبّی معاملات** سے لاعِلم ہوتے ہوئے مختلف علاج اور ٹوٹکے اپنانے کا مشورہ (Suggestions) دیتے اور فضول سوالات اور بچوں کے شور شرابے سے مریض کو بیزار کر دیتے ہیں حالانکہ عیادت کرتے وقت مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے، اگر یہ محسوس ہو جائے کہ ہماری موجودگی مریض کیلئے تکلیف کا سبب بن رہی ہے تو جلد ہی اُٹھ جانا چاہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَام یعنی بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔** (شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، فصل فی آداب العیادۃ، ۶/۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱)

لہٰذا جب بھی مریض کے پاس جائیں تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، ایسی باتیں کریں کہ اس کا حوصلہ بلند ہو اور رحمتِ الٰہی پر اس کی اُمید مضبوط ہو اور بیماری میں صبر و شکر کرنے کے فضائل بتائیں تاکہ مریض اپنے رَبِّ کریم کی طرف سے آنے والی اس آزمائش پر صبر کرتے ہوئے اجر و ثواب کمانے میں کامیاب ہو سکے۔ موقع کی مناسبت سے ہو سکے تو مریض سے اچھی اچھی نیّتیں کروائیں، مثلاً صحتیاب ہونے کی صُورت میں **نمازِ پنجگانہ** کی پابندیِ جماعت کے ساتھ ادائیگی کروں گا، دورانِ بیماری بھی نماز قضا نہیں ہونے دُوں گا، خوب خوب **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچاؤں گا، **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لوں گا، **مدنی قافلوں کا مسافر** بنوں گا، **مدنی انعامات کا عامل** بنوں گا وغیرہ۔

کسی مصیبت یا بیماری پر صبر کرنے کے بڑے فضائل ہیں، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مصطفٰے

www.dawateislami.net

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سنئے۔ چنانچہ

- ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ کریم پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔(المعجم الکبیر، ۱۴۸/۱۱، حدیث: ۱۱۴۳۸)
- ارشاد فرمایا: مسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اللہ رحمن اس (مصیبت) کو اُس انسان کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔(بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ۳/۴، حدیث: ۵۶۴۱)

چشم کرم ہو ایسی کہ مِٹ جائے ہر خطا　　کوئی گناہ مجھ سے نہ شیطاں کرا سکے
ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!　　عاشق کے لَب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

(وسائل بخشش مرمم، ۴۱۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!　　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مہلک امراض سے تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بیماری میں صبر کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور بیمار شخص کیلئے کتنی بشارتیں ہیں کہ بیماری کے سبب گناہ معاف ہوتے ہیں، حتّٰی کہ پاؤں میں کانٹا چُبھے تو وہ بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت و مصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ جہاں صحت و تندرستی کو نعمت قرار دیتا ہے، وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی رحمت سے تعبیر کرتا ہے کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے بخشوانے کا ذریعہ ہیں، وہیں بعض معمولی بیماریاں مہلک اَمراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

☆زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دماغی بیماریوں کا علاج ہے۔اس سے بہت (سے) مرض دفع ہو جاتے ہیں۔زُکام والے کو دِیوانگی و جنون نہیں ہوتا☆ جسے کبھی خارش ہوا ُسے جُذّام و کوڑھ نہیں ہوتا،زکام و خارِش میں ربّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔(مراۃ المناجیح،۶/۳۹۵)

فقیہِ ملّت حضرت مفتی جلالُ الدّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت وآرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔اس لئے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر وشکر سے کام لے،اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی (حقیقی) فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔(انوار الحدیث،ص۱۹۷)

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جب کوئی بیماری یا تکلیف آئے تو بے صبری اور شکوہ شکایت کرنے ، چیخنے چلاّنے اور ہر ایک کو بتانے سے مرض تو نہیں جاتا بلکہ بذریعہ صبر ملنے والا اجرِ عظیم ضائع ہو جاتا ہے، لہٰذا بیماری میں صبر کا دامن ہر گز نہیں چھوڑنا چاہئے اور یوں اپنا ذہن بنائیے کہ انسان کی ہمیشہ ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو جلد صحت یاب بھی ہو جاتا ہے ، کبھی کوئی غم پہنچتا ہے تو اس کے بعد کئی خُوشیاں بھی نصیب ہوتی ہیں، تنگدستی کے بعد خوشحالی بھی اس کا مقدر بنتی ہے لیکن مسلمان کو ہر حال میں صبر وشکر کے ساتھ رِضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے

زندگی بسر کرنی چاہیے۔ آیئے! اپنے پاک پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں

وہ بچارے کہ بیمار ہیں جو جنّ و جادو سے بیزار ہیں جو
اپنی رحمت سے ان کو شفا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں جو گرفتارِ رنج و بلا ہیں
فضل سے ان کو صبر و رِضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نزع کے وقت کیا کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات عیادت کیلئے کسی ایسے مریض کے پاس بھی جانا ہوتا ہے جس میں **موت کی علامات** پائی جاتی ہیں اور اس پر نزع کا عالَم طاری ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ بس کچھ ہی دیر میں اس کی رُوح نکل جائے گی۔ ایسے میں رونے پیٹنے کے بجائے صبر سے کام لیتے ہوئے یہ ذہن بنانا چاہئے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے، اُسے ایک دن یہاں سے جانا بھی ہے بلکہ اس کی طرح ہمیں بھی ایک دن مرنا ہوگا اور اس کے بعد والے مَراحل سے گزرنا پڑے گا۔

یاد رکھئے! جس پر نزع کا عالَم طاری ہو، اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بھی موت کی یاد دِلاتا ہے، لیکن ہم اپنی موت کو بھلائے، نہ جانے کونسی "کل" کے انتظار میں مطمئن بیٹھے ہیں کہ جس میں گُناہوں سے توبہ کریں گے، اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ کر نیکیاں شروع کریں گے، ہر روز اُٹھتے ہوئے جنازے نہ جانے کیوں ہمیں غفلت سے جھنجھوڑ کر نہیں جگاتے۔

حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے کتنے ہی نوجوان ایسے تھے، جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، موت کو بُھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں ملکُ الموت عَلَیۡہِ السَّلَام آگئے اور وہ قبر میں جا پڑے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی العشق، ص ۳۴)

یاد رکھئے! نزع کا وقت بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے، جو اس کیفیت سے گزرتا ہے وہی اس کی سختیوں کو محسوس (Feel) کر سکتا ہے، اگر مُردہ قبر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیت بتادے تو ان کی زِندگی کا چین وسُکون برباد ہوجائے۔ نزع کی سختیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا شدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قبر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِندگی سے کوئی نَفع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵ ص ۲۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ موت کا جام کیسا کڑوا ہے کہ جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہر ایک کو پینا پڑتا ہے۔ نزع کا وقت ایسا نازُک ہوتا ہے کہ اس میں ایک طرف تو موت کی یہ مصیبتیں اور دوسری طرف شیطان لَعِین کے حملے (Attacks)۔ کیونکہ شیطان موت کے وَقت اِیمان چھیننے کیلئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اِستعمال کرتا ہے، حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی بعضوں کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور غیر مسلموں کو دُرُست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایسے موقع پر اللہُ رَحْمٰن کا جس پر خاص کرم و اِحسان ہوتا ہے ،وہ شیطان کے ہاتھوں اپنا ایمان بچانے میں کامیاب ہوجاتا ہے ۔ایسی حالت میں دینِ اسلام نے ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا کیا حکم دیا ہے اور رُوح نکلنے سے پہلے اور بعد میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے، آیئے !اس بارے میں چند اَہم (Important) **مدنی پھول** سنتے ہیں، جن پر عمل کرنا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے کیلئے بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بہت مفید ثابت ہوگا۔ہوسکے تو سُننے کے ساتھ ساتھ اِس کا تصور یوں باندھیے کہ عنقریب یہ سارا کچھ میرے ساتھ بھی ہونے والا ہے، آج جو کچھ میں کسی مرنے والے کے ساتھ معاملات کررہا ہوں، بہت جلد مجھے بھی سفرِ آخرت کی طرف کُوچ کرنی ہے، اللہ کرے اس سے پہلے پہلے میری بھی آنکھوں سے **غفلت کا پردہ** ہٹ جائے اور میں بھی جیتے جی **پکا نمازی** بن جاؤں، دیگر **فرائض وواجبات** کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ **سُنّتوں کا عامل** بن جاؤں، **پکی اور سچی توبہ** کی توفیق نصیب ہوجائے، **اے کاش! میں سُدھرنے میں کامیاب** ہوجاؤں۔ چنانچہ

☆جب مریض پر موت کی علامتیں ظاہر ہوں توسُنَّت یہ ہے کہ دائیں پہلو پرلٹا کر قبلہ کی طرف مُنہ کردیں ۔(اس طرح کرنے میں مریض کوتکلیف ہوتو ایسا نہ کریں۔) ☆قریبُ المرگ (یعنی مرنے کے قریب) ہوتو اسے تلقین کریں، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں: **اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه**" مگر اُسے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔ ☆جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کردیں۔ اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی توپھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام "**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه**"ہو ☆تلقین کرنے والا نیک شخص ہو،کیونکہ اس وقت نیک اور پرہیز گار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اوراس وقت مریض کے پاس سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کی جائے اور وہاں

خوشبو ہونا مستحب ہے۔ ☆کوشش کی جائے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ چیزیں ہوتی ہیں، وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ ☆جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جاکر گِرہ لگا دیں کہ منہ کُھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں، اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ۸۰۸،۸۰۷/۱، ملخصًا)

مرتے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم اپنے عزیز و رشتہ دار، دوست احباب یا کسی بھی مسلمان کو اس کیفیت میں پائیں تو ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں ہرگز سُستی (Laziness) سے کام نہ لیں کہ ہماری تھوڑی سی توجہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے والے کیلئے نجات و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ بالخصوص مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین تو ضرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وقت کلمہ پڑھنے والے کیلئے جنت کی بشارت ہے۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت، **شفیعِ اُمت** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ** یعنی جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** ہو وہ جنّت میں جائے گا۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۲۵۵/۳، حدیث: ۳۱۱۶)

حکیمُ الامت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگرچہ عمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مرتے وقت کلمہ ضرور پڑھنا چاہئے کہ اس کی برکت سے بخشش ہوگی۔ (مراۃ المناجیح، ۴۴۶/۲) معلوم ہوا کہ جب بھی کسی مسلمان کا آخری وقت آئے تو اس کے پاس موجود لوگ

کلمہ طیبہ پڑھیں، اللہ کا ذکر کریں اور قرآنِ کریم کی تلاوت کریں تاکہ اس کو بھی کلمہ پڑھنا یاد آجائے۔ جن لوگوں کو موت کی سختیوں کے باوجود بھی کلمہ طیبہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے اور اسی حالت میں ان کی رُوح نکل جاتی ہے تو ایسے اَفراد بڑے ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔

یاد رہے: کسی کے اِنتقال کے وقت تلقین کرنے کے باوجود بھی اُس نے کلمہ نہ پڑا تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ **"اس کا خاتمہ اِیمان پر نہیں ہوا"**۔

عطار کے پیارے کا قابلِ رشک وِصال

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ عرصہ بیمار رہے اور اسی بیماری میں آپ نے انتقال فرمایا۔ آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت بگڑنے اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رُخ قبلے کی سمت کر دو، چُنانچہ آپ کے حکم کے مطابق آپ کا رُخ قبلہ کی جانب کر دیا گیا۔ آپ آنکھیں بند کئے درود و سلام اور کلمۂ طیبہ کا وِرد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ اسی طرح ذِکر و دُرود میں مصروف رہے۔ پھر بلند آواز سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتے پڑھتے آپ پر نزع کا عالَم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی رُوح اس فانی دنیا سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کر گئی۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۰)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے، پابندِ سُنّت بننے اور مسلمان کی دلجوئی کرنے جیسی صفات کو اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، **12 مدنی کاموں** میں سے ایک مدنی کام **"ہَفْتہ وار سُنّتوں بھرا اِجْتِماع"** بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دُنیوی و اُخروی فوائد ہیں مثلاً ☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے مسجد کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و سلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون ہوتا ہے۔ ☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اس کے علاوہ صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کی سیرتِ مبارکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔ اور جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرتے ہیں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان کو یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں۔

جو پابند ہے اجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ

آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفْتہ وار اِجْتِماع میں حاضری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجْتِماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

اجتماع کی برکت سے نیک بن گیا

مَرکَزُ الاَوْلیا (لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں میں گُم تھے، ان کے اسکول کے زمانے میں ایک اِسلامی بھائی اَکْثَر ان کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے، ایک دن اُنہوں نے دعوتِ اِسلامی کے **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع** کی دَعوت پیش کی۔ یہ اُن کی دَعْوت پر سُنّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچے، انہیں بہُت اچّھا لگا، لہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کر دی۔ عِمامہ شریف بھی سَجالیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سَختی کے ساتھ مُخالفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسْنِ سُلُوک انہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حَوصَلہ مِلتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ ان کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر   گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میت پر نوحہ کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو بسا اوقات اس موقع پر کئی خلافِ شریعت کاموں کا اِرْتِکاب کیا جاتا ہے، جن میں سے ایک **نوحہ کرنا** یعنی مَیِّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالَغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں، یہ بِالاِجماع حرام ہے

www.dawateislami.net

۔یوہیں واوَیلا، ہائے مصیبت کہہ کر چِلّانا گرِیبان پھاڑنا، مُونھ (مُنہ) نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہِلیّت کے کام ہیں اور حرام ۔ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں ۔ (بہارِ شریعت،۱/ ۸۵۵،۸۵۴،بتغیر قلیل)

میت پر رونے میں بسااوقات تو بے صبری کی انتہا ہو جاتی ہے اور اللہ پاک کی ذات سے شکوے شکایات کرتے ہوئے کفریات تک بھی بک دیئے جاتے ہیں، جس سے بندے کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

3 دن سے زیادہ سوگ منانا

میت کے موقع پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک کام 3 دن سے زیادہ عرصے تک سوگ منانا بھی ہے جو کہ حرام ہے۔اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔(مرآۃ المناجیح، ۵/۱۵۱) اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی ۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرّر فرمائے۔ (صحابۂ کرام کا عشقِ رسول، ص ۲۳۰) جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدَّت کی مُدّت چار مہینے 10 دن تک سوگ میں رہے گی۔ اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مر جانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج۵، ص ۲۲۳)

جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَورِ جاہلیت کے اس طریقے کو ختم فرمایا تو صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان پر عمل کرنا شروع کر دیا اور یہ غلط رسم دم توڑ گئی۔ چُنانچہ جب حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بھائی کا اِنتقال ہو گیا، تو اُنہوں

نے خوشبو منگوا کر لگائی اور کہا کہ مجھے خُوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِنْبَر پر یہ فرماتے سُنا کہ کسی مُسلمان عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زِیادہ کسی کا سوگ کرے مگر شوہر کے انتقال پر 4 ماہ 10 دن۔ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، ج ۲، ص ۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹)

اسی طرح جب اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد (حضرت ابُوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے اپنے رُخساروں پر خُوشبو لگائی اور کہا مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل مقصود تھی۔ (ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، ج ۲، ص ۴۲۲، الحدیث: ۲۲۹۹)

سرد خانے میں رکھوانا

کسی کے فوت ہونے پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک رواج یہ بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ میت کے بیٹے وغیرہ شہر یا ملک سے باہر ہوں تو یہ سوچ کر ان کا انتظار (Wait) کیا جاتا ہے کہ اگر بیٹا جنازے میں شریک نہیں ہو گا تو جنازہ کیسے ہو گا؟ لوگ کیا کہیں گے، اولاد اتنی بے وفا نکلی ہے کہ باپ کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہوا، لہٰذا اس کو پہنچنے دو، حالانکہ اس وقت دیگر بیٹے، بیٹیاں، بہن بھائی سب گھر میں موجود ہوتے ہیں اور اس آنے والے کو چھٹیاں نہ ملنے، یا گاڑی / فلائٹ وغیرہ لیٹ ہو جانے کی وجہ سے کافی تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بیچارے مُردے پر جو ظلم کیا جاتا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس بے بس میت کے جسم کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ اسے کولڈ اسٹوریج (سرد خانے) میں رکھوا دیا جاتا ہے، جس سے وہ لاش (Dead body) برف بن جاتی ہے اور مُردے کو اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ جب وہ زندہ تھا اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی تو سب گھر والے بے چین ہو جاتے تھے، اس کی بیماری میں ساری ساری رات جاگ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر گزار دیا کرتے تھے۔ اسے کوئی کانٹا چُبھتا تو اس کی تکلیف خود محسوس کرتے تھے، لیکن مرنے کے بعد اس کی ساری محبتوں کو فراموش کر کے نہ جانے بیچارے کو کس طرح سَرد خانے میں رکھوانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

غسل کے وقت مُردے کو تکلیف دینا

ایسے ہی جب غسل دینے کا مرحلہ آتا ہے تو علمِ دِین سے محرومی یا مُردے سے بے جا خوف کی بنا پر میت کے گھر والوں میں سے کوئی غسل دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو پھر کوئی ایسا شخص غسل دینے کیلئے آگے بڑھ جاتا ہے جو سُنّتوں اور آداب سے ناواقف ہوتا ہے اور بڑی بے دردی کے ساتھ میت کو غسل دے کر چلتا بنتا ہے حالانکہ مُردے کو غسل دیتے وقت بہت احتیاط اور نرمی کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے روایت ہے کہ مرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حتی کہ غسّال (یعنی غُسل دینے والے) سے کہتا ہے کہ تجھے خُدائے رحمن کی قسم ہے تُو غسل میں میرے ساتھ نرمی کر۔ (شرح الصدور، ص۹۵)

غُسل دینے کے لیے غسّال بھی اب آ چکا
غُسلِ میّت ہو رہا ہے اور کفن تیار ہے
یا نبی پانی سے سارا جسم میرا دُھل گیا
نامۂ اعمال کو بھی غُسل اب درکار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص479)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے گھر کی میت کو ہم خود ہی سُنَّت کے مطابق غسل و کفن دیتے مگر افسوس! ہم نے تو اپنا مستقبل بہتر بنانے اور اعلیٰ دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر ہی توجہ دی اور علمِ دین سے محروم رہے، **سوشل میڈیا**(Social Media) کے غلط اِستعمال(Missuse) میں ہی اپنا قیمتی وقت برباد کیا، مختلف **اپلی کیشنز**(Applications) چلانا تو سیکھ لیا مگر علمِ دِین نہ سیکھا، **گاہک کو خراب مال** کیسے تھمانا ہے، یہ تو سیکھ لیا مگر **نماز پڑھنا** نہ سیکھا، دُنیوی جاہ و منصب پانے کے لیے بڑے بڑے تعلیمی اِداروں میں لاکھوں روپے تو خرچ کر دیے مگر **قرآنِ کریم پڑھنا** نہ سیکھا، اِسی طرح غور کرتے جائیں، کیا کیا سیکھا اور کیا نہ سیکھا!!! آج اپنے ماں باپ، بہن بھائی یا قریبی رشتہ داروں کا جنازہ نہیں پڑھا سکتے، سنت کے مطابق ان کے کفن دفن کی ترکیب نہیں کرسکتے، قرآنِ پاک پڑھ کرا نہیں ایصالِ ثواب نہیں کرپاتے، کیوں کہ یہ سارا کچھ آتا ہو تو ہم کرسکتے، ہمیں تو بس یہ پتا تھا کہ کسی کے اِنتقال پر پیسے دے کر مُردے کو غُسل کروا لیا جاتا ہے، مسجد کے اِمام صاحب جنازہ پڑھا دیتے ہیں، میّت کے دوست احباب تدفین بھی کر دیتے ہیں، اِس لیے ہمیں اس سے کیا!!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش کیجئے آج وقت ہے ہم خود بھی علم دِین سیکھیں اور اپنی اولاد کو بھی دِینی مسائل سکھائیں، نیک اعمال کی ترغیب کے ساتھ ساتھ گناہوں سے نفرت دلائیں۔ اس کی برکت سے علمِ دین کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور اگر ہماری اولاد نیک بن گئی تو مرنے کے بعد ہمارے لیے **ثوابِ جاریہ کا ذخیرہ** ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کتاب کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجہیز و تکفین کے مسائل کی معلومات حاصل کرنے کیلئے آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تجہیز و تکفین کا طریقہ"** حاصل کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مریض کی عیادت اور وقتِ نزع سے لیکر تجہیز و تکفین اور تدفین کے بارے میں ڈھیروں ڈھیر معلومات موجود ہیں۔ آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلایئے ،اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے پڑھا بھی جاسکتاہے، ڈاؤن لوڈ(Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 104 شعبہ جات (Departments)میں سے ایک شعبہ" **مجلس تجہیز و تکفین**" بھی ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو غسل و کفن سے متعلق اہم شرعی مسائل سے آگاہ کرنا، مجلس کے اسلامی بھائیوں کی وقتاً فوقتاً مدنی تربیت کرنا، تربیت یافتہ اسلامی بھائیوں کا مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے مُردے کے غسل و کفن کا اہتمام کرنا اور لواحقین کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔ کسی کے اِنتقال پر اپنے علاقے میں **مجلس تجہیز و تکفین** سے متعلقہ اسلامی بھائیوں سے رابطہ کر کے میت کے غسل و کفن کی ترکیب بنائی جا سکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کیسی ہونی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِین سے دُوری کے باعث آج کل میت کو دَفناتے وقت بھی خلافِ سُنَّت طریقے پر قبر کھودی جاتی ہے قبرستانوں میں ایک ڈیڑھ فٹ کھدائی کرنے کے بعد اس میں بلاک کی دیوار اٹھا کر قبر بنادی جاتی ہے اور قبر کا اکثر حصہ زمین کے اُوپر ہوتا ہے یہ طریقہ غلط ہے ☆ سُنَّت یہ

ہے کہ قبر گہری کھودی جائے، قبر کی لمبائی میّت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کے اور گہرائی نصف قد کے اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۴) ☆ قبر دو قسم کی ہوتی ہیں، (1) لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میّت کے رکھنے کی جگہ کھودیں اور (2) صندوق جو عموماً رائج ہے، لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۵) ☆ قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔ (ردالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۶۴) ☆ میّت کو کسی لکڑی کے صندوق میں رکھ کر دفن کرنا مکروہ ہے، مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶ . و الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۶۵ ، وغیرھما) ☆ اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سُنَّت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھادیں اور دائیں بائیں کچی اینٹیں لگادیں اور اوپر مٹی کی لپائی کردیں تاکہ اندر کا حصّہ لحد کی طرح ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو مٹی بچھا دینا سنّت ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۵) ☆ قبر کے اس حصہ جو میّت کے قریب ہے، پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶ ، وغیرہ) ☆ ممکن ہو تو اندرونی تختوں پر یسین شریف، سورۂ مُلک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔ (مدنی وصیت نامہ، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

صالحین کے قرب کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ممکن ہو تو اپنے مرحومین کی تدفین نیک لوگوں کے قرب میں کرنی چاہئے کہ ان کی برکت سے مُردوں پر بھی کرم ہوتا ہے، وہ عذابِ الٰہی سے امن میں رہتے ہیں اور ان پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اُدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ، اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دَفن کرو۔ (کنز العمال، ۸/۲۵۴، الجزءالخامس عشر، الحدیث: ۴۲۳۶۴)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (مُردے کو) صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قُرب کی برکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعَاذَ اللہ مستحقِ عذاب بھی ہوتا ہے تو وہ شفاعت کرتے ہیں، وہ رحمت کہ اُن پر نازل ہوتی ہے اِسے بھی گھیر لیتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۹/۳۸۵)

لہٰذا اگر اللہ پاک کے کسی نیک بندے کے قُرب میں آسانی سے جگہ مل جائے تو اپنے مُردوں کو وہیں دفن کرنا چاہئے۔ جب اولیائے کرام کی اتنی عظمت و فضیلت ہے کہ ان کے قُرب میں دفن ہونے والا عذابِ الٰہی سے محفوظ ہو جاتا ہے تو پھر تمام اولیا و انبیا کے سردار، حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قُرب یعنی جنت البقیع میں مدفون مسلمانوں کی شان و عظمت کیا ہو گی۔

اللہ کریم ہمیں مدینۂ طیبہ میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت اور جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنتُ الفردوس میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں ۔۔۔ مدفن مرا محبوب کے قدموں میں بنادے

اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما جنّت میں پڑوسی مرے آقا کا بنادے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُردوں کو ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُردے کی تدفین کے بعد اس کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا مرحلہ آتا ہے جو تا قیامت جاری رہتا ہے اور مُردہ ہمیشہ اپنے گھر والوں کے **ایصالِ ثواب** کا منتظر رہتا ہے **کیونکہ** جب تک وہ زندہ تھا تو اس کے وَالِدین، بہن بھائی اور دوست واحباب وغیرہ موجود اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر جب یہ سب کو چھوڑ کر تنگ و تاریک قبر میں آیا تو نہ والدین اس کے ساتھ ہیں، نہ بہن بھائی، نہ اہل وعیال حتّٰی کہ اس کے دوست احباب بھی اس سے چُھوٹ گئے اور یہ قبر میں اکیلا رہ گیا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے فوت شدہ مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کریں قبر کی تنہائی میں اسے خُوشی مُہیا کریں، اس کی راحت کا سامان کریں تو اس کیلئے خُوب خُوب دُعائے مغفرت اور **ایصالِ ثواب** کے تحفے پیش کریں کہ **ایصالِ ثواب** سے مُردے کو خُوشی ہوتی ہے اور اس پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہوتی ہے اور مُردوں کو اپنے زندہ رشتہ داروں کی طرف سے **ایصالِ ثواب** کا شدت سے انتظار رہتا ہے، چنانچہ رسولِ خدا، حبیب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قبر میں** مُردے کا حال ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ والدین یا بیٹا یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے **"دعائے مغفرت کرنا"** اور ان کی طرف سے **"صدقہ کرنا"** ہے۔

(فردوس الاخبار، ۳۳۶/۲، حدیث: ۶۶۶۴)

بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا   دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا

ایصالِ ثواب سے متعلق مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر کے خود بھی مطالعہ (Study) کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **مرض سے قبر تک** چند اہم مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سُنا کہ

- ❖ مریض کی عیادت کرنے کے لئے جانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔
- ❖ مریض کی عیادت کرنے والے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
- ❖ مریض کو عِیادت کرنے والے کی باتوں سے تکلیف ہو تو جلدی اُٹھ جانا چاہیے۔
- ❖ نزع کے وقت مریض کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔
- ❖ مریض کے پاس بیٹھ کر ذِکرُ اللہ کا وِرد اور کلمۂ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے۔
- ❖ غسل دیتے وقت نرمی نہ کرنا اور میت کو سر دخانے میں رکھوانا مردے کیلئے باعثِ تکلیف عمل ہیں۔
- ❖ مرنے کے بعد اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتے ہوئے **ایصالِ ثواب** کرنے سے نہ صرف ہماری نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ مرنے والے کو بھی اس کے فوائد (Benefits) حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں ان مدنی پھولوں کو یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت

نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں　　نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیادت کرنے کے مدنی پھول

" عیادت کرنا رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارکہ ہے آیئے! اس بارے میں چند مَدَنی پھول سنئے۔ ☆2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: {۱} عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو (الادب المفرد، ص۱۳۷، حدیث۵۱۸) {۲} جس نے اچّھے طریقے سے وُضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے عِیادت کی تو اسے جہنَّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا (ابوداوٗد ج۳ ص۲۴۸ حدیث ۳۰۹۷) ☆مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گَراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جایئے (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۰۵) ☆ اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ☆ اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا☆ کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مثلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ☆عِیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چِہرے پر رنج و غم کی کیفیت نُمایاں کیجئے ☆ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے! ☆ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ☆ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت

---

[1] ...مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پوچھئے اور اُس کیلئے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے۔☆ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رد نہیں ہوتی ☆عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً نَماز کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ☆مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شور وغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احتِرام کیجئے ☆مریض کی عیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے لیے آ گئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کر ہی لینی چاہئے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ☆آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکٹ وغیرہ وتحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے کچھ مَدَنی رسائل بھی لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تا کہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ☆ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عِیادت حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے (بہار شریعت ج۳ص۵۰۵)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

4...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [1]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔ [2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث:۴۴۱۵